گوئٹے مالا میں 'ناصر ہسپتال' کے افتتاح پر حضور انور کا خطاب

اس کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ یہاں اس خطاب کا اردو مفہوم پیش کیا جارہا ہے۔

تشہد، تعوذ و تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور برکات نازل ہوں۔ میں پہلے تمام معزز مہمانوں کا جو آج یہاں گوئٹے مالا میں اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں، شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بے شک آج احمدیہ مسلم جماعت کیلئے بہت خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔ کیونکہ ہیومینٹی فرسٹ کا وسطی یا جنوبی امریکہ میں یہ پہلا ہسپتال قائم ہو رہا ہے۔ اسلئے ہم اس کو نہایت اہم اور تاریخ ساز موقع سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہیومینٹی فرسٹ ایک آزاد فلاحی ادارہ ہے اور اسکا اپنا منشور اور حکمتِ عملی ہے۔ لیکن اصل میں اس کی بنیاد احمدیہ مسلم جماعت نے رکھی ہے۔ دنیا بھر میں احمدی مالی قربانیوں اور دیگر ذرائع سے ہیومینٹی فرسٹ کی معاونت کرتے ہیں تاکہ ہیومینٹی فرسٹ خدمتِ انسانیت کے معیار بلند کر سکے اور اپنے پروگرامز وسیع کر سکے۔ پس ہیومینٹی فرسٹ کا احمدیہ مسلم جماعت سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اسلئے آج یہ صرف ہیومینٹی فرسٹ کیلئے مسرت کا موقع نہیں بلکہ تمام دنیا میں موجود احمدی مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کا باعث ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم نے یہ ہسپتال کیوں تعمیر کیا ہے۔ اس کا جواب بہت آسان ہے۔ اس ہسپتال کو خالصتاً صرف ایک ہی نیت کے تحت تعمیر کیا گیا ہے اور یہ نیت خدمتِ انسانیت کی ہے تاکہ اس ملک کے لوگوں کو اعلیٰ معیار کا علاج فراہم کیا جائے۔ میں شروع میں ہی آپ کو بتاتا چلوں کہ اس ادارہ کا قیام ہماری اس ملک کیلئے خدمات کی انتہا نہیں ہے، بلکہ میری دعا ہے کہ اس ریجن میں ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے بے شمار خدمتِ انسانیت کے پروگراموں کیلئے یہ ادارہ ایک سنگِ میل ثابت ہو۔ یقیناً میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہاں پر ہسپتال کا قیام ایک لانچ پیڈ (launch pad) کا کام دے جو کہ ہیومینٹی فرسٹ کو یہاں اور باقی دنیا میں ریلیف اور سپورٹ کے دیگر پروگرامز کو بڑھانے میں مدد فراہم کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شاید ہمارے بعض مہمان حیران ہوں یا یہ کہنا چاہئے کہ شاید وہ پریشان ہوں کہ کیوں ایک مسلمان جماعت غیر مسلموں کی مدد کرنے کا اس قدر جذبہ اور جوش رکھتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنے آغاز سے لے کر آج تک بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں ہمیشہ صفِ اوّل میں شمار ہوتی رہی ہے۔ چاہے یہ مدد براہِ راست ہماری جماعت کی جانب سے جاری کردہ سکیموں کے ذریعہ ہو یا پھر ہیومینٹی فرسٹ اور دیگر فلاحی اداروں کی مدد کرنے کی شکل میں ہو۔ مثال کے طور پر گزشتہ چند دہائیوں میں احمدیہ مسلم جماعت نے افریقہ میں بہت سے ہسپتال اور سکول قائم کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ بلا تفریق رنگ و نسل، مذہب اور سماج کے مقامی افراد کو طبی سہولیات اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتالوں میں آنے والے مریض اور ہمارے سکولوں میں آنے والے طلباء کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔ ہمارے سکولوں میں پڑھنے والے نوّے فیصد کے قریب بچے غیر مسلم ہیں۔ پس ہم کسی گروہ یا قوم کی کوئی تفریق نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے احمدی بچوں کو کوئی فوقیت دیتے ہیں۔ ہمارے ادارے پرائمری سکولنگ سے لیکر ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن تک تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ تمام بچے تعلیم حاصل کریں اور ان کی تعلیمی بنیاد بہت پختہ ہو جس پر وہ اپنے روشن مستقبل کی عمارت قائم کریں۔ پھر ایسے قابل طلباء کو ہم سکالرشپ بھی دیتے ہیں جو ہائیر ایجوکیشن کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تاکہ وہ اپنی صلاحیتیں بہتر رنگ میں بروئے کار لاسکیں اور اپنے لئے اور اپنی قوم کیلئے بہتر مستقبل بنا سکیں۔ اس طرح احمدیہ مسلم جماعت کی اپنے طور پر یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ انسانی خدمت کرنے کی اور ایسے افراد کو جو غربت کی زندگی گزار رہے ہیں سہولتیں مہیا کرنے اور ان کی مدد کرنے کے حوالہ سے ایک لمبی تاریخ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم ان خدمات کے بدلے کوئی تعریف یا صلہ کا مطالبہ نہیں کرتے، کیونکہ ہم وہ کر رہے ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ ہمارے اندر دوسروں کی خدمت کا جذبہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ ہر سچے مسلمان کیلئے قرآنِ کریم ہدایت کی روشنی ہے، جو کہ بانیِ اسلام حضرت محمد ﷺ پر الہام کیا گیا۔ قرآنِ کریم میں بارہا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اور مشکل میں گھرے اور محروم افراد کی مدد کریں۔ قرآنِ کریم مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بے نفس ہو کر دوسروں کی خدمت کرنے کا دلی جذبہ رکھیں۔ قرآنِ کریم ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم دیگر افراد کے تحفظ اور ان کی فلاح کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ مثلاً، قرآنِ کریم کی سورۃ آلِ عمران کی آیت 111 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے مسلمان وہ ہیں جو اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں اور ناانصافی سے دور رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ صرف وہ شخص دوسروں کا خیال رکھ سکتا ہے اور ان کی خدمت کر سکتا ہے جو بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرنے والا ہو اور مخلوقِ خدا کا درد رکھتا ہو۔ انسانیت سے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت صرف اُسی صورت حاصل ہو سکتی ہے جب آپ کا دل صاف ہو اور خود غرضی اور نفرت سے پاک ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کی سورۃ بقرہ کی آیت 84 میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر آن نیک بات کہنے اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے اور معاشرے کے کمزور طبقوں جیسا کہ یتامیٰ اور مساکین کی حفاظت اور انکی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔

پھر قرآنِ کریم کی سورۃ الذاریات آیت 20 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کی نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی تمام مخلوقات کا خیال کرتا ہے اور ضرورتمندوں کو آسانی فراہم کرنے اور ان کی مدد کرنے کیلئے کوشش کرتا ہے، خواہ وہ مدد کیلئے پکاریں یا نہ پکاریں۔ چنانچہ ایک مسلمان کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک کوئی اس کو مدد کیلئے بلائے بلکہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کی تکالیف کا احساس کرے اور ان کی مدد کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دے تاکہ وہ اپنی مشکلات پر قابو پالیں۔

پھر قرآنِ کریم کی سورۃ البلد آیت 15 تا 17 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فاقہ زدوں کو کھانا فراہم کرنے، یتامیٰ سے شفقت کا سلوک کرنے اور ہر ایک ضرورتمند، خاص کر ایسے افراد جو بے کس ہیں اور کمزور ہیں کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے بنیں کہ معاشرے کے دھتکارے ہوؤں کے ساتھ کھڑے ہوں اور خود ان کے بوجھ اٹھائیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محروم افراد کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں، اپنے مشکل حالات سے نکل سکیں اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ اسکے بدلہ میں قرآنِ کریم مسلمانوں کو بشارت دیتا ہے کہ ایسے لوگ روحانیت میں ترقی کریں گے اور خدا کے مقرب ہوں گے اور خدا کی خوشنودی کے وارث ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیت 196 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ذلت و تباہی سے بچانے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے ہر حال میں بغیر کسی صلہ کے دوسروں سے شفقت اور سخاوت کرنے کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

سورۃ نساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے حسنِ سلوک کرنا چاہئے اور اس بات کا پھر سے اعادہ کرتا ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ضرورتمندوں، یتامیٰ و مساکین کی مدد کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ دوسروں سے حسنِ سلوک کریں اور اپنے ماتحتوں سے پیار و شفقت سے پیش آئیں۔ مثلاً اگر کام کی جگہ پر کسی مسلمان کا کوئی ماتحت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس سے شفقت اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔ پھر قرآنِ کریم کی سورۃ محمد کی آیت 39 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان اپنی دولت دوسروں کی مدد کیلئے خرچ کریں۔ جو ایسا نہیں کرنا چاہتے انہیں بخیل قرار دیا گیا ہے اور فرمان ہے کہ ایسے بخیل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں اور انسانی روح کی تاریکی کا باعث ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آیاتِ کریمہ جو میں نے بیان کی ہیں اس بات کی اہمیت بتاتی ہیں کہ اگر مسلمان خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں لازماً پہلے خدا کی مخلوق کی مدد کرنا ہوگی۔ یہ آیات بڑے واضح انداز میں بیان کرتی ہیں کہ اسلام کی بنیاد خدمتِ انسانیت پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کے یہ حوالہ جات پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ سب کو معلوم ہو کہ اسلام وہ نہیں ہے جو عام طور پر میڈیا میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ انتہاپسندی، فساد یا دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ پیار، محبت اور رواداری کا مذہب ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں پر خدمتِ انسانیت کو بنیادی فرض قرار دیتا ہے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک حقیقی مسلمان سخت دل ہو یا تکلیف زدہ اور مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد نہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم کی ان آیات کی روشنی میں مَیں اب بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی خدمتِ انسانیت کی چند مثالیں پیش کروں گا۔ اس جدید دور میں اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ (نعوذ باللہ) ایک جنگجو لیڈر تھے جنہوں نے اپنے پیروکاروں کو شدت پسندی کی تعلیم دی۔ تاہم واضح ہو کہ یہ حقیقت کے بالکل برخلاف ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر یہ الزامات سراسر ناانصافی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے تو ہر قوم، ہر نسل اور ہر عقیدہ کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی اور آپ ﷺ ساری کائنات کیلئے رحمت تھے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ

سے انسانیت کیلئے لازوال محبت پھوٹتی تھی۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ 'میں کمزور کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ کمزور اور غریب کا ساتھ دینا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔' پھر آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے بے انتہا خوش ہوتا ہے جو غرباء کی امداد کرتے ہیں، جو غریبوں کی بھوک مٹاتے ہیں اور انہیں علاج مہیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص سچا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا سب سے اہم اور ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرے اور ان کی تکلیف اور مشکل دور کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کو اُجاگر کرنے کیلئے جس شخص کو بھیجا وہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی تھے جنہیں ہم مسیح موعود و مہدی معہود مانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام اس لئے مبعوث ہوئے تا دنیا کو بتائیں کہ اسلام اصل میں کیا ہے اور اس کی تعلیمات دنیا کے ہر حصہ میں پہنچائیں۔ جہاں آپ علیہ السلام غیر مسلموں کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کیلئے آئے وہاں آپ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے بھی آئے جو اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو بُھلا چکے تھے تا کہ انہیں اُس اسلام کی طرف واپس لیکر آئیں جو قرآن کریم اور رسولِ کریم ﷺ نے پیش فرمایا۔ سب سے بڑھ کر آپ علیہ السلام نے بنی نوع انسان کو مسلسل اس طرف توجہ دلائی کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کریں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدمتِ انسانیت دراصل خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی تکلیف میں مبتلا ہو اور میں فرض نماز ادا کرنے میں مشغول ہوں اور مجھ تک ان کی آہ پہنچے تو میں اپنی نماز توڑ کر ان کی مدد کروں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی بھائی کی بوقتِ ضرورت مدد کرنے سے انکار کرنا سراسر غلط اور غیر اخلاقی فعل ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس مشکل میں گھرے یا تکلیف میں مبتلا شخص کی مدد کرنے کے لئے ظاہری ذرائع موجود نہ ہوں تو وہ کم از کم خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کر سکتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی تکالیف دور کر دے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ قبولیتِ دُعا بھی ایک پاک اور نرم دل کو چاہتی ہے۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کی زبوں حالی پر ہمدردی کا اظہار کریں اور ان کی تکالیف کو اپنی تکلیف گردانیں۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دوسروں کی نسبت کہیں بڑھ کر لوگوں کی سماجت کرتا ہوں کہ وہ غیر مسلموں جیسا کہ ہندوؤں اور دیگر لوگوں کیساتھ اعلیٰ اخلاق اور پیار کا سلوک کریں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کیساتھ ایسا پیار کا سلوک کریں جیسے آپ اپنے قریبی عزیزوں کیساتھ کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان کیساتھ وہی سلوک کریں جو ایک ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے۔ آپ کا یہ طریق ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ آپ کسی دوسرے کی مدد صرف اس لئے کر رہے ہوں کہ بعد میں آپ کو بدلہ میں کوئی فائدہ ملے گا۔

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت **91** میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ عدل سے کام لیں اور دوسروں کیساتھ بھلائی کریں۔ یہاں تک کہ اُن لوگوں کیساتھ بھی نیک سلوک کریں جنہوں نے آپ کیساتھ کوئی بھلائی نہ کی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ کو ایسے لوگوں پر احسان کرنا چاہئے اور ان کا ایسے خیال رکھیں جیسے ایک ماں اپنے بچہ کا رکھتی ہے۔ یہ کیا ہی شاندار اور اعلیٰ تعلیم ہے! ہم سب کو ماں کی محبت کا تجربہ ہے جو اس کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتی ہے۔ ماں اس محبت کا کوئی صلہ نہیں چاہتی اور نہ یہ چاہتی ہے کہ اس کی قدر شناسی ہو۔ ماں خود سے زیادہ اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے اور اُس کا اپنی نسل کی حفاظت اور اس کا خیال رکھنے کا عزم کبھی ڈھیلا نہیں پڑتا۔ پس اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ ماں کی بے غرض محبت کی طرح اپنے دلوں میں نہ صرف اپنی اولاد کیلئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے پیار کو اجاگر کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

عملی طور پر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دوسروں کی خدمت کرنے کا کبھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مثال کے طور پر انیسویں صدی میں آپ علیہ السلام انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے جہاں باقاعدہ طبی سہولیات میسر نہ تھیں۔ لیکن انسانیت کی خدمت کے جذبہ کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے روایتی طب کا مطالعہ کیا اور گھر میں مختلف ادویات بھی رکھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ مقامی لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آتے اور آپ علیہ السلام ذات پات اور مذہب سے بالا ہو کر انہیں ان کی ضروریات کے مطابق ادویات عطا فرماتے۔ بہت سے لوگ بالخصوص غریب اور بے کس لوگوں نے اس سہولت سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اس کے پیچھے صرف اور صرف یہی مقصد اور آرزو تھی کہ وہ انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اور یہی وہ عظیم خزانہ اور قیمتی ورثہ ہے جو آپ علیہ السلام نے اپنی جماعت کیلئے چھوڑا۔ پس جماعت احمدیہ مسلمہ کی ساری دنیا میں انسانیت کی خدمت کرنے کی کوششوں کے پیچھے صرف ایک ہی آرزو ہے کہ تمام بنی نوع انسان کی تکالیف اور دُکھ کو دور کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ آج دنیا کے اس حصہ میں اپنا پہلا ہسپتال کھول رہی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میں دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ یہ ہسپتال اپنا مقصد پورا کرے اور مذہب و نسل اور چھوٹے بڑے کی تفریق سے بالا ہو کر لوگوں کی تکلیف کو دور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہو۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہمیں دنیا سے کسی قسم کا صلہ یا تعریفی کلمات نہیں چاہئیں۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر ہمارے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ ہے جہاں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدمتِ انسانیت ہماری زندگیوں کا حقیقی مقصد پورا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مجھے یقین ہے کہ اب آپ سب پر واضح ہو گیا ہوگا کہ ہم نے یہ ہسپتال کوئی مالی منفعت یا شہرت حاصل کرنے کیلئے نہیں بنایا بلکہ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اس ملک کے لوگوں کو اعلیٰ طبی سہولیات مہیا کر کے ان کی خدمت کریں۔ آپ یقین رکھیں کہ اس ہسپتال کے ذریعہ سے جو بھی فنڈز اکٹھے ہوں گے وہ گوئٹے مالا کے لوگوں کی مزید خدمت کیلئے استعمال ہوں گے اور ایک پائی بھی گوئٹے مالا سے باہر نہیں بھجوائی جائے گی۔ مریضوں کی فیس کے ذریعہ جو بھی آمد ہوگی اُس کو دوبارہ گوئٹے مالا کے لوگوں پر ہی خرچ کیا جائے گا تا کہ اس بات کی یقین دہانی کروائی جا سکے کہ جو لوگ علاج نہیں کروا سکتے انہیں کم خرچ پر یا اگر ممکن ہوا تو بالکل مفت علاج مہیا کیا جائے۔ اس کے علاوہ جو بھی آمد ہوگی اُسے اس ہسپتال کی سہولیات کے معیار کو برقرار رکھنے یا انہیں بہتر کرنے یا بنی نوع انسان کی مزید خدمت پر استعمال کیا جائے گا۔ ہمارے گزشتہ انسانی فلاح و بہبود کے منصوبہ جات میری ان باتوں کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے سکول یا ہسپتال بنائے ہیں وہاں سے حاصل کی گئی آمد کو ہم نے کبھی ملک سے باہر نہیں بھجوایا بلکہ اس آمد کو ہمیشہ ہم نے اسی ملک میں اس طرح دوبارہ لگایا کہ اس سے اُس ملک کے لوگوں کو فائدہ حاصل ہو۔ اور یہاں گوئٹے مالا میں بھی بالکل ایسے ہی ہوگا۔ انشاء اللہ یہ اس قوم کی خدمت کا اختتام نہیں بلکہ آغاز ہے۔ یقیناً میری دعا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ یہ ہسپتال انسانی فلاح و بہبود کے بہت سے منصوبوں میں سے پہلا منصوبہ ثابت ہوگا جو ہم دنیا کے اس حصہ میں شروع کریں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے خدمتِ انسانیت کے فریضہ اور ذمہ داری کو ادا کرنے کیلئے اپنی کوششوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے زیادہ سے زیادہ ترقیات دیتا چلا جائے اور یہ ہسپتال خدمتِ انسانیت کی ایک روشن مثال بن جائے۔ میری دعا ہے کہ یہ ہسپتال مریضوں کو ہر ممکن علاج فراہم کرے اور یہاں پر کام کرنے والے ڈاکٹرز اور کارکنان لوگوں کو بالخصوص غریب اور محروم طبقہ کو آرام پہنچانے کیلئے ان تھک محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹروں اور دیگر میڈیکل سٹاف کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے ان کے ہاتھ میں مریضوں کیلئے شفا رکھ دے۔ میری دعا ہے کہ اس ہسپتال کی انتظامیہ ہسپتال کو اس طرح چلائے کہ ایسے غریب لوگ جو علاج کروانے کی طاقت نہیں رکھتے انہیں نہایت سستا اور جس حد تک ممکن ہو مفت علاج مہیا کیا جائے۔ اس ہسپتال کا نام 'ناصر ہسپتال' رکھا گیا ہے۔ ناصر کا مطلب ہی دوسروں کو سہارا دینے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا کے ہیں۔ پس میری دعا ہے کہ یہ ہسپتال ہمیشہ اور ہر رنگ میں اپنے نام کی لاج رکھنے والا ہو۔ میری دعا ہے کہ یہ ایک ایسے نمایاں ادارہ کی حیثیت حاصل کر لے جو اپنے بلند معیار اور سب سے بڑھ کر معاشرے کے لاچار لوگوں کی مدد کرنے کے پُرعزم ارادہ کی وجہ سے جانا جائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ قوم، نسل اور مذہب سے بالا ہو کر بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے متحد ہو جائیں اور معاشرہ کی فلاح و بہبود کیلئے باہمی تعاون اور پیار و محبت کے جذبہ سے کام کریں۔ اس دور میں دنیا ایک 'گلوبل ویلج' بن چکی ہے جیسا کہ ہر قوم ایک دوسرے کیساتھ جڑی ہوئی ہے اور ذرائع مواصلات ہر وقت مہیا ہیں۔ چنانچہ اب پہلے سے بڑھ کر بنی نوع انسان کا فرض ہے کہ وہ تمام قوموں

اورتمام مذاہب میں باہمی اخوت ومحبت کوفروغ دیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تلخ حقیقت یہی ہے کہ ہم اپنے پیار ومحبت کے معیاروں کو اُونچا کرنے کی بجائے اس کے برعکس کررہے ہیں اور خودغرضی، طمع اور انانیت کا ماحول سارے معاشرے پر غالب آرہا ہے۔ پس میری دلی دعا ہے کہ انسان لالچ اور خودغرضی کوترک کردے اور اس کی بجائے بنی نوع انسان کی حفاظت کرنے کی اہمیت اوراللہ تعالیٰ کی مخلوق کیساتھ پیار، محبت اور ہمدردی کرنے کی اہمیت کو جان لے۔ میری دعا ہے کہ خدمتِ انسانیت کا جذبہ ہمیشہ کیلئے معاشرہ میں جڑ پکڑ جائے تاکہ ہم اپنے مستقبل کومحفوظ کرسکیں اوراپنے پیچھے اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے رہنے کیلئے ایک بہتر دنیا چھوڑ کرجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر سارے مہمانوں کا آج اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔